



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
صرف اللہ وحدہ عبادت کا مستحق ہے

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس نصیحت کے ذیلے ان بعض منکر امور کے سلسلہ میں تنبیہ کرنا مقصود ہے جن میں بہت سے لوگ ازراہ جہالت مبتلا ہو چکے ہیں اور خواہشات نفس کا پیروی بنانے کے لئے شیطان ان کے افکار اور عقلوں سے کھیل رہا ہے۔ ان امور میں سے ایک یہ بھی ہے۔۔۔ جیسا کہ اس کے بارے میں مجھے خبر پہنچی ہے۔۔۔ کہ بعض لوگ دوسروں کو اپنی عبادت کی دعوت دیتے ہیں اور کئی ایسے امور کے مدعی ہیں جن سے عوام اس وبہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ انہیں بھی اس کائنات میں تصرف حاصل ہے لہذا انہیں نفع و نقصان کے لئے پکارا جاسکتا ہے۔ حالانکہ جو شخص اپنی عبادت کی لوگوں کو دعوت دے وہ فرعون اور اس جیسے دسگر بڑے بڑے مجرموں اور کافروں سے مشابہت رکھتا ہے۔ عبادت کی مستحق صرف اور صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات گرامی ہے، اپنے کمال قدرت و علم اور مخلوق سے بے نیازی کے باعث صرف اسی کو عبادت کا استحقاق حاصل ہے اور اس کے سوا کوئی اور مستحق عبادت نہیں، چنانچہ اسی مقصد کی خاطر انبیاء کرام کو مبعوث کیا اور کتا یوں کو نازل کیا گیا اور اسی کی خاطر جہاد کا بازار گرم کیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَا تَلْقَاكَ مِنْ أَجْنِفٍ وَأَلْفٍ لَا يَتَذَكَّرُونَ ۝۶۱... سورة الذاریات

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری ہی عبادت کریں“

نیز فرمایا:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ لِيُشْرِكَ بِهِ ذِكْرًا مِمَّا تَدْعُو عَنْهُمْ وَقُلْ مَنْ يَدْعُو إِلَى الْفِتْنَةِ أَعْتَدْنَا لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝۱... سورة الاحقاف

”اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے، جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے اور ان کو، ان کے پکارنے کی خبر نہ ہو اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے۔“

مزید فرمایا:

وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُ الْفُتُونُ ۝۱۱۷... سورة المؤمنون

”اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا۔ یقیناً کافروں کو نجات سے محروم ہوں گے۔“

اور فرمایا:

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِلَٰهًا لَا يَخْلُقُ ۚ ذَٰلِكَ فَتَنٌ ۖ وَإِنْ تَقُلْ لِلظَّالِمِينَ ۝۱۰۶... سورة النور

”اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکے اور نہ تمہارے کچھ بگاڑ سکے، اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔“

اور فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَنْهُ مُشْرِكُ يَوْمَئِذٍ ۚ وَفِي خَزَائِنِ السَّمَاءِ ۝۴۸... سورة النساء

”اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے، اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے۔“

اور فرمایا:

”شُرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے۔“

اور فرمایا :

وَقَالِ الْيَهُودُ يَنبَغِي لِأَنبِيَائِهِمْ أَنُحَرِّمَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْيَحْيَىٰ وَمَا يُدْرِيكَ مَا يَحْكُمُ اللَّهُ بِهِ الْفَارُوقُ لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۱۲ ... سورة المائدة

”مسح نے یہود سے یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ یقین مانو جو شخص اللہ کے ساتھ (کسی کو بھی) شریک کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس پر بہشت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔“

ارشاد گرامی ہے :

أَتَعْبُدُونَ مَا يَحْكُمُ بِأُمُورِ الْبَنَاتِ أَلِإِلَهِةٍ أَمْ لِلنَّاسِ الْفَاسِقِينَ أَكُلٌّ ۲۱ ... سورة التوبة

”انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا رب بنالیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔“

اور فرمایا :

وَقُتِلَ إِبْرَاهِيمَ إِلهًا ۲۳ ... سورة الإسراء

”اور تبارے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔“

پس ان اور ان جیسی دیگر آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کی عبادت یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ غیر اللہ مثلاً انبیاء، اولیاء، اصنام، اشیاء اور اجزاء کی عبادت، اللہ عزوجل کے ساتھ شریک اور اس کی اس توحید کے منافی ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو پیدا فرمایا اور اس کے بیان کرنے کے لئے رسولوں کو مبعوث اور اپنی کتابوں نازل فرمایا اور یہی معنی ہیں ”لا الہ الا اللہ“ کے یعنی اللہ کے سوا کوئی اور معبود حقیقی نہیں ہے۔ یہ کلمہ غیر اللہ کی عبادت کی نفی کر کے، اسے اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُولِّئُ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤَلِّمُنَا مِنْ دُونِ اللَّهِ بَطِلٌ ۱۲ ... سورة الحج

”یہ اس لئے کہ اللہ ہی برحق ہے اور (کافر) جس چیز کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ باطل ہے۔“

یہی دین کی اصل اور ملت کی اساس ہے اور اگر یہ اصل واساس صحیح ہوگی تو عبادت صحیح ہوں گی جیسا کہ اس نے فرمایا ہے :

وَقَدْ أَهْوَىٰ إِلَيْكَ وَالْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَعْنُ أَشْرَكَ لَيْسَ بِشَيْءٍ عَمَلْتَ وَتَتَوَقَّعُ مِنَ الْيَوْمِ ۱۰ ... سورة الزمر

”اور (اے محمد! ﷺ) آپ کی طرف اور ان (مخضمر) کی طرف جو آپ سے پہلے ہو چکے ہیں وہی بھی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم زیاں کاروں میں سے ہو جاؤ گے۔“

اور فرمایا :

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۸۸ ... سورة الانعام

”اور اگر وہ (سابقہ انبیاء) شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے، وہ سب ضائع ہو جاتے۔“

اس امر عظیم کی خاطر اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو مبعوث اور کتابوں کو نازل فرمایا تاکہ توحید کو بیان کیا جائے، اس کی دعوت دی جائے اور غیر اللہ کی عبادت سے منع کیا جائے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الصُّلُوحَ ۲۶ ... سورة النحل

”اور ہم نے ہر امت میں پیغمبر بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔“

نیز فرمایا :

”اور جو غمخبر ہم نے آپ سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو تم میری ہی عبادت کرو۔“

اللہ عزوجل کا ایک اور ارشاد:

الرَّكِيبُ أُنْجِتَ ۖ أَيْدِيَهُمْ قُفِّلَتْ مِنْ حَتَمٍ ۚ فَعَلِمَ خَيْرٌ ۚ ۱ ۚ أَلَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّي لَخَشِيعٌ مِّنْ ذُنُوبٍ ۚ وَبَشِيرٌ ۚ ۲ ... سورة هود

”یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور اللہ حکیم و خیر کی طرف سے بالتفصیل بیان کر دی گئی ہیں (وہ یہ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اس کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔“

مزید فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ۚ فَاعْبُدُوا اللَّهَ وَانْصَرُوا لِي ۚ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَانْصَرُوا لِي ۚ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَانْصَرُوا لِي ۚ ۵۲ ... سورة ابراهيم

”یہ (قرآن) لوگوں کے نام (اللہ کا پیغام) ہے تاکہ ان کو اس سے ڈرایا جائے اور وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور اہل عقل نصیحت پہنچیں۔“

اس مضموم کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ”یہ کہ کسی کو اللہ کا ”ند“ بناو حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔“ ”ند“ کے معنی نظیر و مثل کے ہیں تو جو شخص بھی غیر اللہ کو پکارے یا غیر اللہ کی عبادت کرے یا اس سے فریاد کرے یا اس کے لئے نذر مانے یا اس کے لئے ذبح کرے یا اس کے لئے کسی بھی قسم کی عبادت کرے تو اس نے اسے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا ہے خواہ وہ نبی ہو یا ولی، فرشتہ ہو یا جن، بت ہو یا کوئی اور چیز! کیونکہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے لئے خاص ہے، کوئی اور اس کا ہرگز ہرگز مستحق نہیں ہے۔“

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟“ میں نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔“ آپ نے فرمایا ”اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ شریک نہ کرے، وہ اسے عذاب نہ دے۔“

اللہ تعالیٰ نے اسی امر عظیم کے لئے جنوں اور انسانوں کو پیدا فرمایا یعنی یہ کہ اس کی توحید کا اقرار کریں، صرف اسی کو مستحق عبادت سمجھیں اور اس کے شرکاء، نظراء اور انداد کو ترک کر دیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے سوا کوئی رب نہیں، جو شخص لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دے یا سکے کہ وہ مستحق عبادت ہے تو وہ کافر ہے۔ واجب ہے کہ اس سے توبہ کرنے کا مطالبہ کیا جائے، اگر توبہ کرے تو فرست ورنہ مسلمان حاکم کے لئے واجب ہے کہ ایسے شخص کو قتل کر دے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ”جو شخص اپنے دین کو بدل دے، اسے قتل کر دو۔“ (بخاری)

یہ بھی واضح گرامی اور بہت بڑی جہالت کی بات ہے کہ غیب کی خبریں دینے کے سلسلہ میں کابھوں، پڑھتوں، رمالیوں، نجومیوں، شعبہ ہاؤں اور جالوں کی تصدیق کی جائے۔ یہ بہت منکر کام اور کفر کی ایک شاخ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ”جو شخص کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس دن تک اس کی ناز قبول نہیں ہوتی۔“ (صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے کابھوں کے پاس جانے اور ان سے سوال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اہل سنن نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ”جو شخص کسی کابھ کے پاس جا کر اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جسے اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے نبی حضرت محمد (ﷺ) پر نازل فرمایا ہے۔“

اس مضموم کی اور بھی بہت سی احادیث مبارکہ ہیں لہذا تمام مسلمانوں کے لئے یہ واجب ہے کہ وہ کابھوں، نجومیوں اور ان تمام شعبہ ہاؤں سے سوال کرنے سے اجتناب کریں، جو غیب کی خبریں دینے کے دعویدار ہیں اور جالوں کی عقلوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا امور غیب کو اور کوئی نہیں جانتا صرف وہی ہے جو سینوں کے حیدوں اور دلوں کی دھڑکنوں کو بھی جانتا ہے، اس کے سوا اور کوئی حجتی کہ انبیاء، مرسلین اور فرشتے بھی امور غیب کو نہیں جانتے، وہ صرف اتنا جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ انہیں بتا دے۔ جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے:

قُلْ لَا يَمْلِكُ مِنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَٱلْاَرْضِ الْغَيْبُ ۚ اَللّٰهُ فَٱسْأَلُوْهُ عَمَّا يُشٰكُرُوْنَ ۝ ۱۰ ... سورة النمل

”اے غمخبر! (اللہ!) آپ کہہ دیجئے کہ آسمان اور زمین والوں میں سے اللہ کے سوا کوئی غیب کی باتیں نہیں جانتا! اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ:

قُلْ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِندِىْ خَزَائِنُ ٱلْغَيْبِ وَلَاۤ اَعْلَمُ ۚ وَٱلَّذِىۤ اُنۢشِئُ ٱلْاُمُوۡمِ أِىۤ أِىۤ أِىۤ قُلْ لِّىۤ عِلۡمٌۭ يَّوۡمِ ٱلۡاٰخِرِىۡ ۚ وَٱلۡبَصِیۡرُ ۚ اَفَلَا تَحۡشُرُوْنَ ۝ ۵۰ ... سورة الانعام

”اے غمخبر! آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو مجھے (اللہ کی طرف سے) آتا ہے۔ آپ پوچھئے کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے ہیں؟ تو پھر تم غور (کیوں) نہیں کرتے ہو؟“

اور فرمایا:

قُلْ اَلَمْ يَكُنۡ لِّىۤ فِىۤ السَّمٰوٰتِ وَٱلْاَرْضِ اِلٰهٌۭ ۙ اَللّٰهُ وَكَوۡنُتُ ۙ اَعۡلَمُ ۚ الْغَيْبُ لَاۤ اَشۡهَرُ ۚ مَنۡ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۙ فَاصۡبٰرُ ۙ وَنَحۡشُ ۙ وَنُفۡثٰتُ ۙ اَفَلَا تَعۡقِلُوْنَ ۝ ۱۸۸ ... سورة الاعراف

”اے پیغمبر (ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے، اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو مومنوں کو ڈراؤں اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔“

ان آیات کریمہ اور ان کے مضموم کی دیگر آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی غیب نہیں جانتے حالانکہ آپ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے بہتر اور افضل ہیں جب آپ غیب نہیں جانتے تو مخلوق میں سے کوئی اور کس طرح جان سکتا ہے؟ لہذا جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ رسول اللہ ﷺ یا مخلوق میں سے کوئی اور غیب جانتا ہے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان لگاتا، دور کی کڑی لٹا، زبردست گمراہی میں مبتلا ہوتا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ امور غیب کو جانتا اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور علم غیب کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے خاص کر لیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَ النَّاسَ بِحِثِّ الْفَيْثِ وَيُرِي الْمَاءَ يَنْبَغِي أَنْ يَرْضَىٰ تَوَثَّىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۚ ۲۴ ... سورة لقمان

”صرف اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی یزید برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ زبے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی قنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آنے لگی، بے شک اللہ تعالیٰ ہی جانتے والا (اور) خبر دار ہے۔“

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان پانچ چیزوں

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَ النَّاسَ (لقمان ۳۱/۳۲) کے سوانہی کریم ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا کیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان پانچ باتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، انہیں مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ کوئی نبی مرسل۔ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ ان پانچ چیزوں میں سے کسی کو جانتا ہے تو وہ قرآن کے ساتھ کفر کرتا ہے کیونکہ اس طرح اس نے قرآن مجید کی مخالفت کی ہے، ہاں البتہ انبیاء کرام علیہم السلام غیب کی ایسی بہت سی باتوں کو ضرور جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں معلوم کرادی ہیں۔ ایمان بالغیب، ایمان کا رکن ہے اور سچے مومنوں کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور علم غیب کا دعویٰ کرنا اور امور غیب کی خبر دینا ان کا ہنوں کی صفت ہے جو ہدایت سے محروم ہیں نیز یہ ان دجال، شعبہ باز اور نوجویوں کا دعویٰ ہے جو خود بھی صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں اور جاہل مسلمانوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعَذَابُ مَنْ خَالَفَ الْغَيْبَ لَا يَخْلُصُ إِلَّا نَجْوً ۚ ۵۹ ... سورة الانعام

”اور اسی کے پاس غیب کی خبریں ہیں، جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”غیب کی چابیاں پانچ ہیں“ اور پھر آپ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَ النَّاسَ بِحِثِّ الْفَيْثِ ۚ ۲۴ ... سورة لقمان

”صرف اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی یزید برساتا ہے۔“

طلباء علم پر واجب ہے کہ اس بات میں لوگ جس زبردست غلطی میں مبتلا ہو چکے ہیں اس پر انہیں تنبیہ کریں کیونکہ کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان سے باز پرس ہوگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قُلْ يَتِيمُونَ الْيَتِيمُونَ وَالْأَعْيُنُ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْإِيمَانُ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْإِيمَانُ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْإِيمَانُ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ ۱۳ ... سورة المائدة

”بھلا ان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ وہ بھی برا کرتے ہیں۔“

اسی طرح یہ اعتقاد رکھنا کہ سیدوں (بنی ہاشم) کے سارے گناہ معاف ہیں خواہ وہ کوئی بھی عمل کریں، یہ حد درجہ جہالت و ضلالت کی بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ حب و نسب کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ اس کے اوامر کی اطاعت کون، بجالاتا اور اس کے نواہی سے اجتناب کون کرتا ہے؟ تقویٰ کس میں ہے اور اس کی معصیتوں اور نافرمانیوں سے کون دور ہے؟ حب و نسب کسی کو فائدہ نہ پہنچا سکے گا، فرمان باری تعالیٰ یہ ہے:

إِنَّ أَوْلَىٰ لَهُمْ عِندَ اللَّهِ الْيَتِيمُ ۚ ۱۳ ... سورة الحجرات

”بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے“ اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا ہے ”خبردار! آگاہ رہو کہ جسم میں ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ صبح ہو جائے تو سارا جسم صبح ہو جاتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم ہی خراب ہو جاتا ہے۔ آگاہ رہو وہ ٹکڑا دل ہے۔“ دیکھئے الوطاب، رسول اللہ ﷺ کا حقیقی چچا تھا مگر رسول اللہ ﷺ سے یہ قرابت اور حب و نسب کی بلندی اس کے کچھ کام نہ آئی۔ رسول اللہ ﷺ کی خواہش تھی کہ الوطاب کلمہ پڑھ لے تاکہ آپ دربار الہی میں اس کی سفارش کر سکیں لیکن اس نے کلمہ نہ پڑھا کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کے بارے میں ازل میں یہ لکھ دیا تھا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے دین پر فخر ہوگا اور وہ دین، شرک اور بت پرستی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ان کے لئے استغفار (بخشش کی دعا) کرنے سے بھی منع فرمادیا:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلَّذِينَ كَفَرُوا قُلْ أُولَٰئِكَ قُلُوبُهُمْ مَبْغُضَةٌ إِلَىٰ رَبِّكَ ۚ ۱۱۳ ... سورة التوبة

”نبی (ﷺ) اور مومنوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکوں کے لئے اس بات کے واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ دوزخی ہیں، بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ (مشرک، مومنوں اور نبی ﷺ) کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔“

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اگر وہ کسی کو ہدایت نہ دینا چاہے تو نبی بھی اسے ہدایت دینے کا اختیار نہیں رکھتا

”اے محمد! (ﷺ) آپ جسے چاہیں، ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔“

اسی طرح ابولسب بھی نبی ﷺ کا چچا تھا، اس کا بھی کفر پر خاتمہ ہوا اس کی مذمت میں اللہ تعالیٰ نے ایک مستقل سورت نازل فرمادی جسے قیامت تک پڑھا جائے گا، یعنی:

تَحْتَ يَدَائِيْ نَسَبٌ وَنَسَبٌ 1 ... سورة المد

”ابولسب کے دونوں ہاتھ ٹوئیں اور وہ ہلاک ہو گیا۔“

حقیقی معیار یہ ہے کہ قولی، عملی اور اعتقادی طور پر قرآن کریم اور سنت مطہرہ کی پیروی کی جائے، باقی رہے حسب و نسب تو یہ کسی کے کچھ کام نہ آئیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ”جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا، حسب و نسب اسے آگے نہ لے جاسکے گا۔“ نیز آپ نے فرمایا ”اے گروہ قریش! اللہ تعالیٰ سے اپنی جانوں کو خرید لو، میں اللہ کے دربار میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔“ اسی طرح آپ نے اپنے چچا عباس، پھوپھی صفیہ اور نخت جحر فاطمہ رضی اللہ عنہم سے بھی یہی فرمایا۔ اگر حسب و نسب کی بلندی کسی کے کام آ سکتی تو ان لوگوں کے ضرور کام آتی۔

حدامہ عبدی والندرا علم بالصواب

مقالات و فتاویٰ

ص 76

محدث فتویٰ